بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ جمعہ نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۴ ار شعبان ۱۳۹۲ھ ، ۲۴ تبوک ۱۳۵۱ ہش ، ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۸

مبلّغ ہالینڈ محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب کا جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کردیا گیا

نماز جنازہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی

ربوہ ـ ۲۳ ستمبر ـ ہالینڈ کے مبلغ اسلام محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا کی نماز جنازہ کل بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں ہزاروں احباب جماعت نے شرکت کی ـ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں لے جایا گیا جہاں پر اس قطعہ خاص میں جو مبلغین کے لئے مخصوص ہے اسے سپرد خاک کر دیا گیا ـ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی ـ اس طرح ہزارہا مومنین کی دُعاؤں کے ساتھ وہ مجاہد اسلام ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ـ جو انڈونیشیا کے اولین احمدیوں میں سے تھا ـ اور جس نے اپنی پوری زندگی خدمتِ دین اور تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی ـ

محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے جو ہالینڈ کے احمدیہ مسلم مشن کے انچارج تھے، ۱۴ ار اور ۱۵ ار ستمبر کی درمیانی شب کو ہیگ (ہالینڈ) میں مختصر علالت کے بعد بعمر ساسٹھ سال وفات پائی تھی ـ حضور ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت کے ماتحت آپ کا جنازہ ربوہ لانے کا انتظام کیا گیا ـ چنانچہ جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا گیا ـ اور ۲۱ ر ستمبر کی شب کو راولپنڈی سے بذریعہ ایمبولنس ربوہ پہنچایا گیا ـ

محترم مولوی صاحب مرحوم انڈونیشیا کے ان اوّلین احمدیوں میں سے تھے جنہیں طالبعلمی کی حالت میں قادیان آنے ـ بیعت سے مشرف ہونے اور پھر وہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ـ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا جس کے بعد آپ انڈونیشیا تشریف لے گئے اور پھر عمر بھر تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ـ آپکو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کلاس فیلو ہونے کا بھی شرف حاصل تھا ـ انڈونیشیا کے علاوہ آپکو ہالینڈ میں بھی تبلیغی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی ـ چنانچہ وفات کے وقت بھی آپ مبلغ انچارج کی حیثیت سے وہاں پر تبلیغی جہاد میں مصروف تھے ـ آپ پاڈانگ (انڈونیشیا) کے رہنے والے تھے ـ بہت مخلص اور علم دوست تھے ـ آپ نے مخالفین احمدیت سے متعدد کامیاب مناظرے کئے اور احمدیت کی تائید میں کئی کتب و رسائل تحریر کئے ـ

مرحوم کے اہل و عیال انڈونیشیا میں ہی مقیم ہیں ـ بیوہ کے علاوہ آٹھ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں ـ جن میں چار لڑکے اور چار لڑکیاں شامل ہیں ـ دو لڑکے اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں ـ بڑا لڑکا محترم ملک عزیز احمد صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا (جو وہیں مدفون ہیں) کا داماد ہے ـ

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور اپنے قرب خاص سے نوازے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ـ ان کے جملہ بچّوں اور دیگر تمام عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو ـ آمین

اخبار احمدیّہ

ربوہ ـ ۲۳ ر تبوک ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :ـ

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ـ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں ـ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ـ ۲۳ ر تبوک ـ کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ علالت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود تشریف لاکر پڑھائی ـ خطبہ جمعہ میں حضور نے مبلغ ہالینڈ محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم نے ساری عمر ہی مخلصانہ رنگ میں خدمت دین کی توفیق پائی اور میدان جہاد میں ہی وفات پاکر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے وارث ہوئے ـ

حضور نے موجودہ ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حالات ہر صاحب فراست کیلئے باعث تشویش ہیں ـ کیونکہ اندرونی اور بیرونی دشمن شاطرانہ چالوں سے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں ـ اس لئے ہمیں خصوصیت کے ساتھ ملک کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں اور صدقات کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے ـ

حضور نے جماعت کے لئے بھی دعاء کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم پر ایسی اہم ذمہ داری ڈالی گئی ہے جسے صرف ایک نسل پورا نہیں کر سکتی ـ ایک طرف عظیم خدائی وعدے ہیں اور دوسری طرف ہمارے کمزور کندھے اور محدود ذرائع ـ اس لئے ہمیں جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے بھی پوری توجہ سے دعائیں کرنی چاہئیں اور نوجوان نسل کی تربیت کی ہر وقت فکر رکھنی چاہیئے ـ تاکہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ہمیں اپنے نور سے منور رکھے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے ہمیں نوازتا رہے ـ آمین

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے شانوں میں عرصہ سے درد رہتا ہے ـ کبھی زیادہ اور کبھی کم ـ اس درد میں افاقہ نہیں ہو رہا ـ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کیلئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے ـ آمین

(نائب وکیل التبشیر)

مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ کا سالانہ اجتماع

۵ ـ ۶ ـ ۷ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء

جمعرات ـ جمعہ ـ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا ـ

خدّام

اپنے اجتماع میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں ـ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیّہ ـ ربوہ)

پبلشر :ـ مسعود احمد ؛ پرنٹر :ـ سیّد عبدالحی ؛ مطبع :ـ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :ـ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ ؛ قائم مقام ایڈیٹر :ـ شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

موجودہ انقلابی تحریکیں تمہید ہیں اس عظیم اسلامی انقلاب کی جو آخری زمانہ میں مقدّر ہو چکا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو انقلاب بپا ہوا اس سے بڑا کوئی اور انقلاب انسانی تصوّر میں نہیں آسکتا

تمہیں دنیا کا معلّم بنایا گیا ہے، تم نے دُنیا کو وہ کچھ دینا ہے جو اور کوئی تحریک اسے نہیں دے سکتی!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھش مطابق ۲۵ اگست ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی

تشہّد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

"وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا" (الفرقان: ۳۱)

"مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" (انعام: ۳۹)

اور پھر فرمایا:۔

اس سے قبل چند خطبات میں اس مضمون پر دے چکا ہوں قرآنِ کریم ایک عظیم ہدایت اور کامل شریعت ہے۔ خود قرآنِ کریم نے اپنی عظمت اور علوِّ شان کا دعویٰ بھی کیا ہے اور اس پر دلائل بھی قائم کئے ہیں۔ قرآن کریم کی اس عظمت اور کمال کے باوجود بنی نوع انسان کی ایک بڑی تعداد اور خود اُمّتِ محمدیہ کا ایک حصہ اس قرآنِ عظیم سے قطع تعلق کرتا ہے۔ وہ نہ زبان سے اس کی طرف رغبت کا اظہار کرتا اور نہ اپنے عمل سے اپنے دلی لگاؤ کا اظہار کرتا ہے۔ قرآنِ کریم کی

ایک اور عظمت اور شان

آیت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں بیان کر دی گئی جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت کا اظہار بھی کیا ہے اور اس پر دلیل بھی قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے علم میں یعنی علم الٰہی میں کوئی ایسی بنیادی بات نہیں تھی جس کی انسان کو ضرورت پڑ سکتی ہو اور قرآن کریم نے اُسے بیان نہ کیا ہو۔ چونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر قیامت تک کی ضرورتوں کو اس کتابِ عظیم نے پورا کرنا تھا اور لوگوں کی ہدایت کے سامان مہیّا کرنے تھے اور ایسی تعلیم دینی تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف انہیں لے جانیوالی اور اللہ تعالیٰ سے انسان کے ذاتی تعلق کی پختگی کو قائم رکھنے والی ہو۔ چنانچہ سورۂ انعام کی آیت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

تاہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس صدی میں مبعوث ہوئے تھے اُس صدی کی انسانی ضرورتیں اُس صدی کی ضرورتوں سے مختلف تھیں جس میں انسان نے صنعتی انقلاب بپا کیا یا زراعت میں یعنی زمین سے پیداوار کے حصول میں

انقلابی تبدیلیاں

رُونما ہوئیں اور انسان نے اس سلسلہ میں نئے طریقے رائج کئے۔ چنانچہ اُس زمانے میں یعنی قرونِ اولیٰ میں لوگوں کو اس کا تفصیلی علم دیا جانا ضروری نہیں تھا کیونکہ اُن کی یہ ضرورت نہیں تھی لیکن جو اُس وقت کی ضرورتیں تھیں اُمّتِ مسلمہ کو اُن کا تفصیلی علم دے دیا گیا تھا۔

ویسے اصولی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی ضرورتوں کا علم دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو پڑھتے اور اُن پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس نے جو ضرورتیں پوری کیں یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے ان کے متعلق ہمیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ہدایت ملتی ہے۔ ایک چھوٹی سی مثال دیکر میں اس حقیقت کو واضح کرونگا۔

انسان کے دانت کی صحت کی حفاظت کے لئے انسانی علم نے ماضیٔ قریب میں بہت ترقی کی ہے جس میں ایک نکتہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ دانت صاف کرنے کیلئے انسان نے آجکل جو بُرش بنائے ہیں اُن کو اُوپر سے نیچے دانتوں پر پھیرنا چاہیئے۔ جہاں تک اُمّتِ محمدیہ کا تعلق ہے وہ تو ان ایجادات سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل میں مسواک کرتی رہی ہے۔ مسواک، بُرش اور ٹوتھ پیسٹ (دانت صاف کرنے والی دوا) کا مجموعہ ہے۔ انسان نے بُرش علیحدہ بنالیا اور ٹوتھ پیسٹ ٹیوبوں کی شکل میں علیحدہ فروخت کرنا شروع کر دیا۔ بہرحال

حفظانِ صحت

پر ریسرچ کرنے والے ڈاکٹروں نے یہ بات نکالی کہ مسوڑھوں پر بُرش کی حرکت نیچے سے اوپر نہیں ہونی چاہیئے اس سے مسوڑھے چھل جاتے ہیں اسلئے اوپر سے نیچے کی طرف حرکت ہونی چاہیئے۔ اس سے صفائی بھی زیادہ ہوگی۔ مسوڑھے بھی صحت مند رہیں گے اور دانتوں میں خرابی کا امکان بھی پیدا نہیں ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر بڑے خوش تھے کہ انہوں نے کوئی نئی چیز ایجاد کی ہے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر اعجاز صاحب جو دانتوں کے بڑے اچھے ماہر ہیں اُن سے باتوں باتوں میں میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسواک کو اُوپر سے نیچے کی طرف لے جاؤ۔ نیچے سے اُوپر کی طرف لے کر نہ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنکر وہ بڑے حیران بھی ہوئے اور بڑے خوش بھی ہوئے۔ کہنے لگے مجھے اس کا حوالہ چاہیئے۔ شاید انہوں نے کوئی مضمون لکھنا ہوگا۔ میں نے یہ حوالہ نکلوا کر انہیں بھجوا دیا تھا۔ گو یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن جس وقت انسان نے اپنے دانت غلط قسم کی غذ کے نتیجہ میں زیادہ خراب کر لئے تو اسکے لئے یہ مسئلہ زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ پُرانے زمانہ میں لوگوں کو مسواک کرنے کی عادت تھی اور اس سے دانت بڑے اچھے رہتے تھے۔ پھر غذا کا دانتوں کی صحت کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ مثلاً جو لوگ زیادہ میٹھا کھانے والے ہوتے ہیں اُن کے دانت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جو قومیں ہر وقت منہ میں چیونگم رکھتی ہیں، اُن کے دانت اکثر خراب رہتے ہیں یا جن لوگوں کو بڑی کثرت سے چاکولیٹ کھانے کی عادت ہوتی ہے یا ہمارے ملک میں جو بچے ہر وقت میٹھا پھانکتے رہتے ہیں، اُن کے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔

غرض دانتوں کی خرابی اس رنگ میں اور اس وسعت کے ساتھ اس زمانے کی بیماری ہے۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے غور کیا۔ حفظانِ صحت کے طریقے نکالے اور وہ بڑے خوش تھے۔ کہ انہوں نے ایک مفید طریقہ نکال لیا ہے حالانکہ یہ طریقہ پہلے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پایا جاتا ہے۔

یہ میں نے ایک چھوٹی سی مثال دی ہے۔ اس سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اصولی طور پر قیامت تک کے جو مسائل اور اُلجھنیں تھیں، اُن کا علم دیا گیا تھا اور قرآنِ کریم کی وہ تفسیر جس کا تعلق اس زمانے کے ساتھ تھا وہ تفسیر اصولی طور پر بتا دی گئی تھی۔ تاہم اسکی تفصیل میں جانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وقت نہیں تھا۔ کیونکہ اگر آپؐ زیادہ تفصیل میں جاتے تو اُس زمانے کے لوگ جنکو ہم صحابہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اُن کیلئے ان باتوں کا سمجھنا مشکل ہو جاتا۔

بہرحال قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ واقعی

بڑا عظیم دعویٰ

ہے کہ اس میں ہر ضروری بات بیان ہوگئی ہے۔ تاہم اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ پہلی صدی کی ضروری باتیں جو انسان کیلئے تھیں وہ اَور تھیں اور دُوسری صدی کی ضروری باتیں اَور تھیں۔ اِسی طرح آج سے دو سو سال پہلے کی ضروری باتیں اَور تھیں۔ دو سو سال پہلے ایک عظیم انقلاب بپا ہو رہا تھا۔ یہ انقلاب سرمایہ داری کا انقلاب تھا۔ سرمایہ داری نظام ایک انسانی نظام تھا۔ اسمیں بڑی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں اور وہ خرابیاں بڑھتی چلی گئیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ ایک عظیم انقلاب تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً اس سرمایہ داری نظام کے دور میں ہوائی جہاز بھی آگئے تھے۔ ریلوں کا استعمال شروع ہو گیا تھا۔ سمندری سفر کی سہولتیں میسر آگئی تھیں۔ تار کا استعمال شروع ہو گیا تھا۔ وغیرہ۔
پس یہ

ایک عظیم انقلاب

تھا جو زمین کے مختلف خطوں میں رہنے والے لوگوں کو ایک خاندان بنانے میں ممد ثابت ہو رہا تھا۔ بعد میں بھی ممد ثابت ہوا اور آئندہ اور زیادہ ممد ثابت ہوگا۔ جب یہ ساری چیزیں اسلامی نظام کے تحت آجائیں گی تو اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔

پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ ہر صدی کی یا ہر زمانے کی یا ہر ملک کی یا ہر انسان کی ضرورتوں کو سلجھانے کے لئے بنیادی اور اصولی تعلیم قرآن کریم میں دے دی گئی ہے اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں رہی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ۹۹ باتیں بیان کی گئیں اور ایک چھوڑ دی گئی۔ سو کی اگر ضرورت تھی تو سو باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک نظام قائم کیا ہے اور اس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ فرمایا۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ

یہ سارا نظام اسی دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ آج سے پانچ سو سال کے بعد جو مسائل ہیں اُن میں آج کے انسان کو اپنا وقت اس سوچ میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ کیسے حل کئے جائیں گے۔ آج کے جو مسائل ہیں وہ پہلی صدی سے بہت مختلف ہیں۔ پہلی صدی کے انسان کو حل کرنے کی کوشش ہی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ چودہ سو سال بعد وہ مسائل پیدا ہونے تھے۔ لیکن قرآن کریم میں وہ بیان بھی ہوگئے اور قرآن کریم میں وہ چھپائے بھی گئے۔ اس کے لئے ایک نظام اور روحانی علماء کے سلسلہ کا قیام ضروری ٹھہرا۔

ایک روحانی عالم

خدا تعالیٰ سے علم سیکھ کر اپنے زمانے، اپنی قوم اور اپنے ملک کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے قرآن کریم کی ہدایت لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے جو علم سیکھتا ہے وہ دراصل قرآنی رموز اور اسرار کا علم ہوتا ہے جو اسے ان مسائل کے حل کرنے کیلئے دیا جاتا ہے جن کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم اور نئی تفسیر کی روشنی میں نئے انسان مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ یہ کام انسانی عقل سے بالا ہے۔ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ انسانی عقل ان رموز اور اسرار کو حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ" (الواقعہ: ۹

قرآن کریم کے علوم سیکھنے کیلئے عقل کافی نہیں ہے۔ بلکہ قلبی طہارت کی بھی ضرورت ہے اس لئے جو لوگ پاک اور مطہر نہیں ہوتے وہ قرآنی رموز اور اسرار پر آگاہی نہیں پا سکتے یوں ویسے لوگوں میں دنیوی لحاظ سے بڑی عقل نظر آتی ہے۔ آخر یہ ساری ایجادات انسانی عقل کا کرشمہ ہیں۔ اس کام کے لئے دلی پاکیزگی اور طہارت کی ضرورت نہیں تھی۔ تاہم ان ایجادات کے نتیجہ میں وہ انسان کی خوشحالی کا سامان پیدا نہیں کر سکے۔

اب مثلاً سرمایہ داری نظام ہے اس سے ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہوا مگر آپ غور کریں تو دیکھیں گے کہ ریل ایجاد ہو گئی لیکن ریل کے صحیح اور اچھے اور مفید نتائج جو خوشحالی کا باعث بنتے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوئے۔ اسٹیمر اور سمندری اور پھر ہوائی جہازوں کا کام ہے کہ انہوں نے انسان کو ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب تو کر دیا لیکن انسان کو ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب کر دینے کے نتیجہ میں جو مسائل پیدا ہونے تھے ان کو حل نہیں کیا۔ مثلاً دو سو سال پہلے لندن میں رہنے والا شخص اگر وہ زمیندار ہے تو ہزاروں ایکڑ زمین کا مالک اور لارڈ کہلاتا تھا۔ مگر اس کا تعلق عوام کے ساتھ نہیں تھا۔ ملک کے اندر کہیں کہیں سرمایہ داری کے یہ نقطے تھے جہاں دولت اکٹھی ہو رہی تھی۔ مگر جہاں انسانوں کی کثرت تھی ان کو پتہ ہی نہیں تھا کہ امیر لوگ کس قسم کی زندگی گزار رہے ہیں، وہ کس کس قسم کی عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنی دولت کو کس طرح ضائع کر رہے ہیں۔ اپنی دولت کا صحیح استعمال کر کے بنی نوع انسان کی

خوشحالی کے سامان

پیدا کرتے ہیں وہ کس قسم کی غفلت برت رہے ہیں۔ لیکن جب انسان انسان کے قریب ہوا یعنی اسے سفر کی سہولتیں میسر آگئیں تو دیکھتے دیکھتے ہی انسان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہمیں تو کھانے کو نہیں ملتا اور یہ لارڈ اور امیر آدمی اپنی دولت کو ضائع کرتے ہیں

لوگوں نے سمجھا کہ ہم بھوک کے مرتے ہیں اور یہ عیش کرتے پھرتے ہیں۔
چنانچہ اپنے حقوق منوانے کے لئے اقتصادی شعبوں میں ہڑتالیں ہونے لگیں اور اس طرح انسانی عقل نے مسائل پیدا کئے ان کو حل نہیں کیا۔

پس پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے یہ ضروری تھا کہ قرآن کریم کی طرف رجوع کیا جاتا اور اس کی ہدایت کے مطابق مسائل حل کئے جاتے۔ مگر قرآن کریم کے رموز اور اسرار کے لئے یہ ضروری تھا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک اور مطہر ہوں اور خدا خود ان کا معلم بنے اور اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے وہ ان تمام معاشرتی، اقتصادی اور دوسری بہت سی برائیوں کو دور کریں جو خود انسانی عقل نے پیدا کی تھیں اور جن کا حل انسانی عقل تلاش نہیں کر سکی۔ چنانچہ قرآن کریم کی اصطلاح میں ان روحانی علماء کو نجوم یعنی آسمانی ستارے کہا گیا ہے۔ ان ستاروں میں ایک خاص ستارہ ہے۔ جسے چاند کہا گیا ہے یا جسے مسیح محمدی کہا گیا ہے۔ یا جسے مہدی معہود کہا گیا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ایک روحانی آفتاب ہیں ان کے نور کو دوسرے ستاروں کی نسبت بہت زیادہ یعنی پوری طرح جذب کر کے نوع انسان کے لئے روشنی کے سامان پیدا کئے۔ مگر جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو روحانی آفتاب ہیں اور قیامت تک کیلئے دنیا کو روشن کرنے والے ہیں۔ آپ کی روشنی نہ کم ہوتی ہے اور نہ کبھی کم ہو سکتی ہے۔ لیکن کچھ دَور ایسے آتے رہتے ہیں جب اس زمانے کی بینائی میں کمزوری آجاتی رہی ہے۔ اب مثلاً ڈاکٹر مجھے اور آپ کو جن کی آنکھیں صحیح و سلامت ہیں کہے گا کہ سورج کی طرف نگاہ نہ کرو اس سے آنکھوں کو نقصان پہنچے گا۔ مگر وہ ایک نابینے کو یہ ہدایت نہیں دے گا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ایسے زمانے بھی آئے اور آتے رہے ہیں اور آتے بھی رہیں گے جن میں تھوڑے یا بہت لوگ جو امت محمدیہ کے افراد اور آپؐ کی طرف منسوب ہوں گے مگر وہ اپنی

روحانی بصیرت اور بینائی

کو کھو بیٹھیں گے۔ چنانچہ اس حقیقت کو جب قرآن کریم نے بیان کیا تو فرمایا ایسے موقعوں پر سورج کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ سورج کی روشنی میں تو کوئی کمی نہیں آتی۔ ایک پردہ ہوتا ہے جو سورج کے گرد آ جاتا ہے۔ یہ پردہ انسانی آنکھ پر پڑ جاتا ہے جو سورج کو دیکھنے نہیں دیتا۔

پس جہاں تک نجوم کا سوال ہے قرآن کریم نے دو محاورے استعمال کئے ہیں۔ ایک ستاروں کا گر جانا یا جھڑ جانا جیسے قرآن کریم نے "وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ" (الانفطار) کے الفاظ میں بیان کیا ہے اور دوسرے ان کا دھندلا جانا۔ یعنی علمائے روحانی جو دراصل اسلام کا سب سے زیادہ حسین اور مفید حصہ ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ خود اپنی رحمت اور اپنے فضل سے قائم کرتا ہے۔ اور اب تک ایسے علماء امت محمدیہ میں بڑی کثرت سے لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو چکے اور لاکھوں کی تعداد میں آگے پیدا ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم نے ماضی کی تعداد یاد نہیں رکھی۔ مستقبل کی تعداد کے متعلق کچھ کہنے کی کیسے جرأت کر سکتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ضرور فرمایا ہے۔

فیج اعوج

یعنی اسلام کا تنزل کے زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے اولیاء اور مجددین کثرت کے پائے جاتے تھے۔ لیکن جہاں یہ کہا گیا تھا کہ ستارے گر جائیں گے اس کا مطلب یہی تھا کہ بہت سارے وہ بھی جائیں گے۔ گو پوری ضرورت کو کما حقہٗ پیدا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ تاہم ان کے وجود سے دنیا خالی نہیں ہوگی۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب آندھی آتی ہے تو آم کے درخت کا پھل گر جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس درخت پر کوئی آم بھی نہیں رہا کچھ گرتے ہیں اور کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

پس ستاروں کے گرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت دینے والے علماء کی تعداد کم ہو جائے گی۔ چنانچہ جس وقت ہدایت دینے والے کم رہ جاتے ہیں تو ایک ایسا طبقہ اُبھر آتا ہے جو اپنے آپ کو عالم کہتا ہے کیونکہ نجوم کا تو بہرحال وعدہ دیا گیا ہے اس لئے یہ طبقہ بھی اپنے آپ کو نجوم یعنی روحانی ستارے سمجھتا ہے۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اسلامی محاورہ میں علمائے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو علمائے باطن یعنی روحانی علماء کی روشنی کو مکدر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حضرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج کی روشنی تو قیامت تک قائم رہنے والی ہے مگر جس طرح ہمارا یہ سورج ہے جب دن چڑھتا ہے اور سورج طلوع ہوتا ہے تو ایک نابینا شخص اُسے نہیں دیکھ سکتا اسی طرح علمائے ظاہر کے غلط استدلال کے نتیجہ میں امت محمدیہ کے افراد کی نظروں میں علمائے باطن یعنی روحانی علماء دھندلا جاتے ہیں اُن کی روشنی ان کو نظر نہیں آتی کیونکہ ان کی آنکھیں کام نہیں کرتیں۔ لیکن انسان کی غفلت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے علمائے باطن کی پیدائش کا ایک سلسلہ اللہ تعالیٰ نے جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ (الواقعۃ: ۷۹)

وہاں ابتداء کیا ہے نجوم کے گرنے سے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ" (الواقعۃ: ۷۶)

نجوم کے گرنے کو میں گواہی کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہر زمانے میں علمائے باطن کو پیدا کرے گا۔

روحانی علماء پیدا ہوتے رہیں گے

لیکن امت محمدیہ کا جو حصہ علمائے ظاہر پر مشتمل یا اُن کے اثر کے نیچے ہوگا اُن کے لئے یہ چمکنے والے ستارے ہدایت کا موجب نہیں بنیں گے۔ اُن کے لئے ان کی روشنی دھندلی دھندلی ہوگی وہ اسے سمجھ نہیں سکیں گے جیسا کہ آجکل دیکھ لیں۔ ہمارا تجربہ یہی ہے۔ دُنیا میں علمائے ظاہر نے باطنی علماء کی روشنی کو دھندلا کر دیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ" یعنی میں نجوم کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا

"وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ" (آیت: ۷۷)

فرمایا یہ بڑی عظمت والی شہادت ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور عظمت والی شہادت یہ پیش کی کہ

"اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ" (آیت ۷۸)

کہ قرآن کریم بڑی عظمت والی کتاب ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ

فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ (آیت: ۷۹)

یہ ایک چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اس کے اندر ایسے رموز اور اسرار ہیں جو آنے والے زمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ

"مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ"

کہ اس میں بیان ہونے سے کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی۔ بعض بیوقوف لوگ یا بعض دنیوی علوم رکھنے والے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ چودہ سو سال پہلے جو کتاب نازل ہوئی تھی وہ ہماری ضرورتوں کو کیسے پورا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس طرح پورا کرے گی کہ میں خود امت محمدیہ کے ایک گروہ کا معلم بنوں گا۔ میں اُن کو ہر زمانہ میں علم سکھاتا ہوں۔ ان کی پاکیزگی کو دوبالا کرتا ہوں۔ ان کو روشن کرتا ہوں۔ اُن کے اندر

طہارت اور تزکیہ

پیدا کرتا ہوں انہیں اس قابل بنا دیتا ہوں کہ قرآن کریم کے سیکھنے کی ان کے اندر اہلیت پیدا ہو جائے جس کی پہلی اور بڑی شرط طہارت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

پھر اس کے بعد فرمایا:-

"تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (آیت: ۸۱)

یہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ قرآن کریم ایک صدی کے لئے یا ایک نسل کے لئے نازل نہیں ہوا بلکہ یہ تو رب العلمین کی طرف سے عالمین کی ہدایت کے لئے ہر زمانے اور ہر ملک کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے قرآنی عظمت کے اظہار کے لئے یہ دعوےٰ بھی کیا اور دلیل بھی بیان فرمائی اور فرمایا:

"مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ"

انسانی ضرورت کے لحاظ سے علم الٰہی میں جو چیز بھی ضروری تھی وہ اس میں بیان ہو گئی ہے۔ فرمایا ہم نے کوئی کمی نہیں کی۔ ہمارے علم میں جس چیز کی ضرورت تھی وہ اصولی اور بنیادی طور پر قرآن کریم میں بیان کر دی گئی ہے۔

پس ہمارے اس زمانے میں وہ چاند آگیا۔ وہ قمر طلوع ہوگیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی آفتاب کا پرتو لئے ہوئے ہے۔ اس طلوعِ قمر کے نتیجہ میں بھی نجوم کی ضرورت ہے، وہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اگرچہ یہ سلسلہ ایک وقت میں کم ہوگیا تھا مگر اس وقت بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے فیج اعوج یعنی اسلام کے تنزل کے زمانے میں لاکھوں کی تعداد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض کے نتیجہ میں

خدا کے پیارے

اور محبوب بندے پائے جاتے تھے۔ اب تو بہت زیادہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ضرورتیں بڑھ گئیں مسائل اور بھی زیادہ الجھ گئے ہیں۔ یہ مضمون تو بہت لمبا ہے۔ اب میں اسے ختم کروں گا لیکن اس خطبہ میں اس کا جوڑ ملا دیتا ہوں۔ آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دُنیا میں ایک عظیم انقلاب بپا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں کئی جگہ اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے۔ اس عظیم انقلاب کا مطلب ....

--- ایک ایسا انقلاب ہے جس سے بڑا کوئی اور انقلاب تصور میں نہیں آسکتا۔ جس کا مطلب ہے کہ سرمایہ داری کے انقلاب یا اشتراکیت کے انقلاب یا چینی سوشلزم کے انقلاب کی اس انقلاب کے مقابلے میں جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا کوئی حیثیت ہی نہیں۔ چنانچہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے اللہ کی مصلحت نے یہ تقاضا کیا کہ اسلامی انقلاب سے پہلے یکے بعد دیگرے تین انقلاب رونما ہوں۔ اور اس طرح

اسلامی انقلاب

کے رونما ہونے کے لئے زمین تیار ہو جائے۔

جن لوگوں نے یہ مضمون پڑھا ہے وہ تو اس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ یہ سنکر حیران ہوں گے کہ روسی اشتراکیت اور چینی سوشلزم کے پیرو سرمایہ داری کے نظام کو REACTIONARY (ری ایکشنری) نظام کہتے ہیں REVOLUTIONARY (ریولوشنری) نظام نہیں کہتے۔ میرے نزدیک وہ غلطی خوردہ ہیں۔ سرمایہ داری کا نظام اپنے وقت میں پہلا انقلاب تھا۔ یہ واقع میں انقلاب ہے کسی چیز کا ردّعمل نہیں ہے اگر سرمایہ داری کا انقلاب بپا نہ ہوتا تو اشتراکیت کا انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرا انقلاب آیا۔ پہلے سرمایہ داری کا انقلاب آیا (یہ ایک لمبا مضمون ہے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور توفیق دی تو کسی وقت مثالیں دے کر یہ سارا مضمون بیان کروں گا) پھر روسی اشتراکی انقلاب آیا۔ اگر اشتراکی انقلاب نہ آتا تو چینی سوشلزم کا انقلاب آہی نہیں سکتا تھا یا اس کا بھی امکان پیدا نہ ہوتا۔ کیونکہ یہ دونوں بنیادی طور پر ایک دوسرے سے مختلف اور چینی سوشلزم اسلام سے زیادہ قریب ہے۔ غرض پہلے سرمایہ داری کا انقلاب پھر کمیونسٹ (اشتراکی) انقلاب اور پھر چینی سوشلسٹ انقلاب نہ آیا ہوتا تو ساری دُنیا میں اسلام کے غالب ہونے کے لئے سامان پیدا نہ ہوتے۔

پس

یہ ایک حقیقت ہے

کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا جو آخری غلبہ ادیان باطلہ اور فلسفہ ہائے باطلہ پر مقدر ہے اُس کے لئے سرمایہ داری کے انقلاب کے وقت سے ہی نوع انسان کو تیار کیا گیا ہے۔ اسلئے میرے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو ان انقلابی تحریکوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے یہ تو ہمارے لئے تمہید کے طور پر ہیں۔

چنانچہ دیکھ لیں جس وقت سرمایہ داری کا انقلاب اپنے بڑھاپے میں داخل ہو رہا تھا اس وقت اشتراکیت کا انقلاب ابھی اپنی جوانی کے زمانہ میں داخل ہو رہا تھا جس وقت اشتراکیت کا انقلاب اپنے بڑھاپے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس وقت چینی سوشلزم کا انقلاب اپنی جوانی میں داخل ہو رہا تھا اور انشاء اللہ اور اسی کے فضل سے اور جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں یہ

ایک خاص سلسلہ

ہے جو ایک زبردست الٰہی منصوبے کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ اسلئے کیوا علی وجہ البصیرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس وقت چینی سوشلزم کا انقلاب اپنے بڑھاپے میں داخل ہو رہا ہوگا اسلام کا عظیم انقلاب اپنی جوانی میں داخل ہو رہا ہوگا۔ اس لئے ہماری جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔

میں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ جہاد اکبر کے ذریعہ اسلام کی ایک زبردست فوج تیار کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ اسلام کی وہ روحانی فوج ہوگی جس کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا۔ اس لئے ہمارے نوجوانوں کو بہکنا نہیں چاہیئے۔ ہمارے نوجوانوں کو ایثار دکھانے اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

میں نے بتایا ہے کہ اس وقت تک دو انقلاب بڑھاپے میں داخل ہو چکے ہیں پہلا سرمایہ داری کا نظام ہے یہ بظاہر دم توڑ رہا ہے پتہ نہیں اس کی عمر کتنی لمبی ہے۔ روسی اشتراکی نظام میرے نزدیک بڑھاپے میں داخل ہو چکا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جو انقلاب جوانی میں داخل ہوتا ہے وہ اپنے بعض مسائل کو ایثار اور قربانی سے حل کرتا ہے۔ اور جو انقلاب اپنے بڑھاپے میں داخل ہوتا ہے وہ اپنے مسائل کو COMROMISE (کمپرومائز) یعنی سمجھوتے کے ذریعہ حل کرتا ہے۔ کامپرومائز یا مداہنت اپنے نفس میں تضاد ہے۔ اور صراط مستقیم سے روگردانی ہے۔ کیونکہ صراط مستقیم میں کسی اور طرف سڑکیں نہیں نکلتیں۔ وہ

ایک سیدھی شاہراہ

ہے۔ اس سے ادھر ادھر ہونا گمراہی ہے۔

غرض ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ کا ایک جلوہ تو انقلاب عظیم کی شکل میں قرون اولیٰ میں رونما ہوا۔ دوسرا جلوہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی روحانی تاثیرات اور انفاس قدسیہ کے ذریعہ بپا ہونا تھا۔ اس زمانے میں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں بھی نجوم کا سلسلہ جاری ہے۔

پھر اس کے آخر میں فرمایا:۔

اَفَبِھٰذا الحدیث انتم مدھنون۔ کیا اس قرآن کے بارے میں تم مداہنت سے کام لیتے ہو۔ یہ تو مسائل کو حل کرنے کے لئے مداہنت یعنی کامپرومائز کو روا نہیں سمجھتا یہ تو

ایثار اور قربانی

پر زور دیتا ہے۔ اور اس میں مداہنت نہیں۔ البتہ کامپرومائز میں مداہنت ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ اپنے نفس میں ایک لمبا مضمون ہے۔ پھر کسی وقت انشاء اللہ بیان ہو جائے گا۔ میں اس وقت بتا یہ رہا ہوں کہ

ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ

میں جس روحانی سلسلہ کے قیام کا ذکر ہے وہ سلسلہ اب آخری اور ہمیشہ رہنے والے غلبۂ اسلام کے زمانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کا نازل ہونا رب العالمین خدا کی طرف سے ہے کیا تم اس سے مداہنت کا رویہ اختیار کرتے ہو۔ قرآن کریم کی تعلیم سے مداہنت کرنا تو بڑی عجیب بات ہے۔

میں نے اس مضمون کو مختصراً بیان کر دیا ہے۔ ہمارے بعض نوجوان انقلابی تحریکوں کا تھوڑا بہت اثر قبول کر لیتے ہیں اُن کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ اثر قبول کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ تو

دنیا کے قائد اور معلّم

بنائے گئے ہیں۔ وہ شاگرد اور بھک منگے نہیں بنائے گئے۔ انہیں کچھ حاصل کرنے کے لئے کسی کے سامنے اپنا کشکول رکھنے کی ضرورت نہیں ہے پس میں اپنے نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ تم دنیا کو

رشد و ھدایت دینے کے لئے

پیدا کئے گئے ہو۔ دنیا سے کچھ لینے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ دنیا تم سے وہ کچھ حاصل کرے گی جسے تم آج نہیں سمجھتے مگر میں اسے جانتا ہوں۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ کہہ دیں کہ میں نے یہ کیا کہہ دیا ہے۔ لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ دنیا تم سے وہ کچھ حاصل کرے گی کہ اس نے نہ سرمایہ داری انقلاب سے وہ چیز حاصل کی نہ اشتراکی انقلاب سے اور نہ چینی سوشلسٹ انقلاب سے اس چیز کو حاصل کیا ہے۔

پس جو چیز تم نے دنیا کو دینی ہے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اور ایک عظیم انقلاب کی شکل میں اس کی تم اپنے اندر اہلیت پیدا کرو تاکہ تم وہ چیز یعنی رشد و ھدایت دنیا کو اپنے وقت پہ دے سکو۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع میں شمولیت

خدا تعالےٰ کے فضل سے سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اس میں شمولیت کے لئے کوائف داخلہ فارم پُر کر کے اپنے قائد مقامی کی تصدیق کروا کے ہر خادم کا ساتھ لانا ضروری ہے کوائف داخلہ فارم ہر مجلس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی مجلس کی تعداد کے مطابق انہیں کوائف فارم نہ ملیں تو ایک سفید کاغذ پر اس کی نقل کر کے قائد صاحب مقامی کی تصدیق کرائیں اور وہ اجتماع کے موقع پر ساتھ لیتے آویں۔ یہ ضرور مدنظر رہے کہ کوائف فارم اجتماع سے قبل بذریعہ ڈاک مرکز کو نہ بھجوائے جائیں بلکہ ہر خادم اجتماع کے موقع پر ہی اپنے ہمراہ لائے۔ یہ فارم مقام اجتماع کے باہر گیٹ پر دفتر بیرون کے حوالے کرنا ہوگا جس پر آپ کو ایک رجسٹریشن کارڈ جاری کیا جائے گا۔ وہ کارڈ دکھا کر آپ مقام اجتماع میں داخل ہو سکیں گے۔

مجلس ربوہ کے خدام کے رجسٹریشن ٹکٹ یکم اکتوبر سے قبل جاری ہو جائیں گے اس لئے جملہ خدام مہتمم صاحب مقامی سے رابطہ قائم کر کے اپنے اپنے رجسٹریشن ٹکٹ دستور کے مطابق حاصل کر لیں۔

بیرونی مجالس کے خدام بھی مورخہ ۱۲ اکتوبر کو ٹکٹ حاصل کر لیں تاکہ دوسرے روز مقام اجتماع میں داخلہ کے لئے آسانی ہو سکے۔

(منتظم دفتر بیرون)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانوالہ

لجنات ضلع گوجرانوالہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع ۲۸ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ باغبانپورہ حافظ آباد روڈ بوقت صبح ۹ تا ۱۲ بجے سہ پہر منعقد کیا جا رہا ہے۔ پروگرام ضلع گوجرانوالہ کی ہر لجنہ کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا چکا ہے آپ سے درخواست ہے کہ بروقت تشریف لا کر پروگرام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ وقت کی پابندی لازمی ہے

(صدر لجنات ضلع و شہر گوجرانوالہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۲ اگست کو ایک بچی کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا پوتا اور مولوی عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ کامرڈ کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام محمد افضل تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیکی و تقویٰ و صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ دین و دنیا کا خادم اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(شیخ محمد اسلم۔ محمدی کریانہ سٹور کریانہ بازار سکھر)

چندہ سالانہ اجتماع فوراً ارسال کریں

قائدین و ناظمین مال سے درخواست ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال کریں تاکہ جملہ انتظامات احسن رنگ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ سکیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۶۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

ماہنامہ الفرقان ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی ترغیب رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ صرف -/۷ روپے ہے (مینیجر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں

حصہ ۹۰ نوے روپے علاوہ محصول ڈاک۔ جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۱/- روپے

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون نمبر ۴۸۱

گل گھوٹو (خناق)

اور حیوانات کی دوسری تمام بیماریوں کے لئے ہماری اکسیریں

بفضلہ تعالیٰ نہایت موثر اور کامیاب ہیں۔ فی کورس (چار پیکٹ) چار روپیہ۔ درجن یا زیادہ پیکٹوں پر ۱/۴ کمیشن خرچ ڈاک -/۷۰ / نسخہ جات کا مکمل رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

و

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

خالص ولایتی نسل کی صحت مند مرغیاں

یک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈوں کے لئے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ یک روزہ چوزہ ۲۷۵ روپے سینکڑہ

پانچ صد سے زائد ۲۵۵ روپے سینکڑہ

مکس چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ

(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے ہے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

سرمہ حمید

اعلیٰ اجزاء سے نہایت محنت اور صفائی کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے ککرے آشوب چشم موتیا خارش اور نظر کی کمزوری کے لئے مفید سرمہ ہے۔

قیمت ایک روپیہ/ ڈیڑھ روپیہ المنار دواخانہ ربوہ

پلاٹ برائے فروخت

دار العلوم شرقی ربوہ میں

کونے کا ایک پلاٹ

بلاک ۹ قطعہ ۱ قابل فروخت ہے

قیمت کا تصفیہ زبانی یا بذریعہ خط و کتابت

میاں عبدالحق رامہ ۲/۹ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

موٹر ڈرائیونگ

سکھانے کے لئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے

عوام کی خدمت

بجا لا رہا ہے سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کرکے

باعزت روزی

کما رہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ صرف ایک ماہ کلاسیں صبح و شام۔ آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں

فیس داخلہ ۱۵۰ روپے رہائش کا انتظام مفت

لائسنس

حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے

نیشنل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ

سینما روڈ لائلپور (بالمقابل پارکنگ والا دفتر)

جان بنانے والی نایاب دوا

"پیور الفلفا ٹانک" کے خواص

یہ دوا بھوک کی کمی، خون کی کمی، چہرہ کی زردی دور کرنے کے لئے اکسیر ہے ۲۔ ہر قسم کی کمزوری کا ناتوانی۔ ناامیدی۔ مایوسی، غمگینی اور پریشانی کو دور کرتا ہے ۳۔ طاقتور دواؤں اور وٹامنز کھانے کے باوجود اگر کمزور ہو تو اسے استعمال کریں ۴۔ دانتوں کو مضبوط کرنے اور سفید بالوں کو کالا کرنے والی دوا ۵۔ دل دماغ جگر، پھیپھڑے، گردے، مثانہ، معدہ، انتڑیاں لبلبہ اور جسم کے تمام رگ و ریشہ پہ قدرتی اثر کرتا اور انہیں تندرست بناتا ہے عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ ۶۔ لگاتار استعمال سے ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف -/۳ ڈاک سے منگوانے پر ۱/۵۰ زائد خرچ۔ منگوانے کا پتہ:۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ رحمت بازار

قابل فروخت مکان

ایک عدد پختہ و عمدہ مکان بنام طارق منزل قطعہ نمبر ۳/۹ رقبہ دو کنال محلہ دار الصدر غربی الف نزد مسجد لطیف۔ پانی میٹھا مسقف رقبہ ۲۵ صد مربع فٹ دو حصص میں قابل تقسیم۔

قیمت:۔ ۳۵۔ ۴۰ ہزار تک

خواہش مند احباب موقع پر ملاحظہ فرماویں اور پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

میاں نذیر احمد صاحب نامر محلہ موتی مسجد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گھر گھر مشہور سب سے اچھی

میکسی انک (رجسٹرڈ)

ڈسٹری بیوٹرز برائے ربوہ۔ چنیوٹ

شاہد برادرز جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

سول ڈسٹری بیوٹرز یوسف سنز سیلز کارپوریشن

ریاض سٹریٹ دل محمد روڈ۔ لاہور

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ فرحت باجوہ بی اے بنت چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ کا نکاح ہمراہ کیپٹن مظفر احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب ورک آف مغل پورہ لاہور بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۷/۹ کو پڑھا۔ اسی روز پانچ بجے شام تقریب رخصتانہ بمکان چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۸/۹ کو چوہدری بشیر احمد صاحب ورک نے لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ آمین۔ (بشارت احمد باجوہ چک ۳۱۲ ج ب کٹھوڑ والی ضلع لائلپور)

درخواست دعا

میرا بیٹا خالد ہدایت بھٹی مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان کافی عرصہ سے صاحب فراش ہے بڑھ کی ہڈی خراب ہو گئی ہے۔ سب احمدی بھائی بہن اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(والدہ خالد ہدایت بھٹی۔ دار الیمن شرقی ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸